ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

امید ہے مرزائی صاحبان بھی ان اشخاص کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے جو مرزا صاحب اور ان کے مشن کی قلمی خدمات کرتے ہیں دیکھو مرزا صاحب مسیح سے استہزا کرنے والوں کی عزت کرتے تھے - دیدہ بائد

(محمد علی تارکش از جے پور)

مرزا صاحب کی صداقت پر ان کا اپنا بیان

(از ایڈیٹر)

ہمیں ایک پرانی تقریر مرزا صاحب کی ملی ہے جو انہوں نے جنوری ۱۹۰۳ء کو اپنی صداقت پر خود کی تھی وہ تقریر کیا ہے - اگر اتباع مرزا اس کو غور سے پڑھیں تو فیصلہ کن ہے ہم اس تقریر کو من وعن ناظرین تک پہنچاتے ہیں - مرزا صاحب فرماتے ہیں:-

صادق کی شناخت

"میں کہتا ہوں کہ صادق کی شناخت کے لئے بہت مشکلات نہیں ہیں - ہر ایک آدمی اگر انصاف اور عقل کو ہاتھ سے نہ دے - اور خدا کا خوف مدنظر رکھ کر صادق کو پرکھے تو وہ غلطی سے بچا لیا جاتا ہے لیکن جو تکبر کرتا ہے - اور آیات اللہ کی تکذیب اور ہنسی کرتا ہے اس کو یہ دولت نصیب نہیں ہوتی ہے - یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے ان پر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا - کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا - اور ایک سلسلہ کو قایم کیا - میں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے درد رکھتے ہیں - اور اس کی عزت اور وقعت ان کے دلوں میں ہے وہ بتائیں - کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانہ سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اس قدر سب وشتم اور توہین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی گئی ہو۔[۵۱] اور قرآن شریف کی ہتک ہوئی ہو؟ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے۔ اور بعض وقت میں اس درد سے بے قرار ہو جاتا ہوں۔ کہ ان میں اتنی حس بھی باقی نہ رہی۔ کہ اس بے عزتی کو محسوس کرلیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی۔ جو اس قدر سب وشتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا۔ اور ان مخالفین اسلام کے منہ بند کرکے آپ کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا۔ جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے۔[۵۲]

سلسلہ احمدیہ کے ظہور کی غرض

اور اس کا ظہور اللہ تعالے نے اس سلسلہ کی صورت میں کیا ہے۔ مجھے بھیجا گیا ہے۔ تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں۔[۵۳] اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے۔ لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے۔ اور اس کی آیات اور نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں۔ کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی صداقت

اس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان

---

۵۱ ان کی اس تقریر کے بعد گزشتہ سے زیادہ توہین رسالت ہوئی۔ یقین نہ ہو تو رسالہ "رنگیلا رسول" دیکھئے۔ پھر آپ کے آنے کا کیا فائدہ ہوا۔ یہی کہ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔ مرقع۔

۵۲ "رنگیلا رسول" کے وقت قادیان میں کیا سانپ سونگھ گیا تھا۔ (مرقع)

۵۳ "ستیارتھ پرکاش" کا جواب کیوں نہ دیا۔ رنگیلا رسول کے وقت کیوں سارے سو گئے۔ (مرقع)

نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے۔ کم فہم لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ میں اپنے مدارج کو حد سے بڑھاتا ہوں۔ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں[1]۔ کہ میری طبیعت اور فطرت میں ہی یہ بات نہیں۔ کہ میں اپنے لئے کسی تعریف کا خواہشمند پاؤں۔ اور اپنی عظمت کے اظہار سے خوش ہوں۔ میں ہمیشہ انکساری اور گمنامی کی زندگی پسند کرتا رہا۔ لیکن یہ میرے اختیار اور طاقت سے باہر تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے خود مجھے باہر نکالا اور جس قدر میری تعریف اور بزرگی کا اظہار اس نے اپنے پاک کلام میں جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ کیا یہ ساری تعریف اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ہے[2]۔ احمق اس بات کو نہیں سمجھ سکتا۔ مگر سلیم الفطرت اور باریک نگاہ سے دیکھنے والا دانشمند خوب سوچ سکتا ہے۔ کہ اس وقت واقعی ضروری تھا۔ کہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس قدر ہتک کی گئی ہے۔ اور عیسائی مذہب کے واعظوں اور منادوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ اس سید الکونین کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ اور ایک عاجز مریم کے بچے کو خدا کی کرسی پر جا بٹھایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی غیرت نے آپ کا جلال ظاہر کرنے کے لئے یہ مقدر کیا تھا۔ کہ آپؐ کے ایک ادنےٰ غلام کو مسیح ابن مریم بنا کے دکھا دیا۔ جب آپؐ کی امت کا ایک فرد اتنے بڑے مدارج حاصل کر سکتا ہے۔ تو اس سے آپؐ کی شان کا پتہ لگ سکتا ہے۔ پس یہاں خدا تعالےٰ نے جس قدر عظمت اس سلسلہ کی دکھائی ہے۔ اور جو کچھ تعریف کی ہے۔ یہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی عظمت اور جلال کے لئے ہے۔ مگر احمق ان باتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

نشان پر نشان | اس وقت صدی میں سے بیس سال گزرنے کو ہیں۔ اور

[1] لا تطع کل حلاف مھین۔ (مرقع) [2] اس لئے آپ کو الہام ہوا تھا "تیرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا"* سب میں کون کون داخل ہیں: (مرقع)

*(حقیقۃ الوحی)

آخری زمانہ ہے۔ چودھویں صدی ہے۔ کہ جس کی بابت تمام اہل کشف نے کہا۔ کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں آئے گا[1]۔ وہ تمام علامات اور نشانات جو مسیح موعود کی آمد کے متعلق پہلے سے بتائے گئے تھے ظاہر ہو گئے۔ آسمان نے کسوف و خسوف سے اور زمین نے طاعون سے شہادت دی ہے۔ اور بہت سے سعادتمندوں نے ان نشانات کو دیکھ کر مجھے قبول کیا۔ اور پھر اور بھی بہت سے نشانات ان کی ایمانی قوت کو بڑھانے کے واسطے خدا تعالےٰ نے ظاہر کئے۔ اور اس طرح پر یہ جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ کوئی ایک بات ہوتی تو شک کرنے کا مقام ہو سکتا تھا۔ مگر یہاں تو خدا تعالےٰ نے ان کو نشان پر نشان دکھائے۔ اور ہر طرح سے اطمینان اور تسلی کی راہیں دکھائیں۔ لیکن بہت ہی کم سمجھنے والے نکلے۔

ضرورت مصلح

میں حیران ہوتا ہوں کہ کیوں یہ لوگ جو میرا انکار کرتے ہیں۔ ان ضرورتوں پر نظر نہیں کرتے۔ جو اس وقت ایک مصلح کے وجود کی داعی ہیں۔ وہ دیکھیں کہ روئے زمین پر مسلمانوں کی کیا حالت ہے؟ کیا کسی پہلو سے بھی کوئی قابل اطمینان صورت دکھائی دیتی ہے۔ شان و شوکت کی حالت تو سلطنت کی صورت میں نظر آسکتی ہے۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی سلطنت اس وقت روم کی سلطنت ہے۔ لیکن اس کی حالت کو دیکھ لو۔ وہ بتیس دانتوں میں زبان ہو رہی ہے۔ اور آئے دن کسی نہ کسی خرخشہ اور مخمصہ میں مبتلا رہتی ہے۔ علمی حالت کے لحاظ سے سب رو رہے ہیں کہ مسلمان پیچھے رہے ہوئے ہیں۔ اور نت نئی مجلسیں اور کمیٹیاں قائم ہوتی ہیں کہ مسلمانوں کی علمی حالت کی اصلاح کی جائے۔ دُنیوی لحاظ سے تو یہ حالت اور دینی پہلو کے لحاظ سے تو بہت ہی گری ہوئی حالت ہے کوئی بدعت اور فعل شنیع نہیں ہے جس کے مرتکب مسلمان نہ پائے جاتے ہوں۔

---

[1] آپ (خود مرزا صاحب) نے مسیح موعود کے آنے کے لئے پندرھویں صدی کیوں مقرر کی۔ ملاحظہ ہو۔ فتح اسلام (مرقع)

اعمال صالح کی بجائے چند رسوم باقی رہ گئی ہیں۔ جیلخانوں کو جاکر دیکھو۔ تو زیادہ مجرم مسلمان دکھائی دیں گے۔ کس کس بات کا ذکر کیا جائے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اور اُن پر آفات نازل ہو رہی ہیں۔ مگر کیا مسلمان ابھی چاہتے ہیں کہ وہ اور پیسے جائیں۔ اس سے بڑھ کر ان کی ذلیل حالت کیا ہوگی۔ کہ وہ پاک دین جو بے نظیر دولت ان کے پاس تھی۔ اور ایمان جیسی نعمت وہ کھو بیٹھے ہیں۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے عیسائی ہو کر آنحضرت صلی اللہ و آلہ وسلم کی توہین کرتے۔ اور اسلام کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔[1] اور یا اگر کھلے طور پر عیسائی نہیں ہوئے۔ تو عیسائیوں کے علوم فلسفہ وطبعی سے متاثر ہو کر مذہب کو ایک بے ضرورت اور بے فائدہ شے سمجھنے لگ گئے ہیں۔ یہ آفتیں ہیں۔ جو اسلام پر آرہی ہیں۔ اور میں نہایت درد اور افسوس سے سنتا ہوں۔ کہ اس پر بھی کہا جاتا ہے کہ کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ زمانہ خود پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ اس وقت ضرورت ہے۔ کہ کوئی شخص آئے۔ اور وہ اصلاح کرے۔[2]

موجودہ زمانہ کا مصلح

میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ اس وقت کیوں خاموش رہتا جبکہ اس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون۔ خود فرمایا ہے۔ اسلام پر ایسا خطرناک صدمہ پہنچا ہے کہ ایک ہزار سال قبل تک اس کا نمونہ اور نظیر موجود نہیں ہے۔ یہ شیطان کا آخری حملہ ہے۔ اور وہ اس وقت ساری طاقت اور زور کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے اور مجھے بھیجا ہے۔ تا میں ہمیشہ کے لئے اس کا سر کچل دوں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کچھ حاجت نہیں ہے۔ ہم نماز روزہ کرتے ہیں۔ وہ جاہل ہیں۔ انہیں معلوم نہیں ہے۔ کہ یہ سب اعمال

[1] آپ کے آنے اور روحانیت پھیلانے کے بعد بھی یہی حال ہے۔ پادری عبد الحق اور پادری سلطان محمد وغیرہ کو دیکھ لو۔ (مرقع)

[2] جیسی آپ نے کی (مرقع)

اُن کے مُردہ ہیں۔ اُن میں روح اور جان نہیں۔ اور وہ آ نہیں سکتی۔ جب تک وہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ پیوند نہ کریں۔ اور اس سے وہ سیراب کرنے والا پانی حاصل نہ کریں۔ تقوےٰ اس وقت کہاں ہے؟ رسم و عادت کے طور پر مومن کہلانا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ جب تک کہ خدا کو دیکھا نہ جائے۔ اور خدا کو دیکھنے کے لئے اور کوئی راہ نہیں ہے۔" ("الفضل" قادیان ۹؍ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

ناظرین کرام! اس تقریر کی جان بس وہی فقرات ہیں جن کو ہم نے دانستہ امتیازی صورت میں دکھایا ہے یعنی مسلمانوں کی ہر طرح سے تباہ حالی، بدعملی، بداخلاقی، تنزل، فسق، فجور، غرض اس شعر کے مصداق ہے

حرص و عداوت و حسد و کینہ و ریا ؎ ایں جملہ شد حلال محبت حرام شد

مسلمانوں کی اس بدحالی کی اصلاح کے لئے مرزا صاحب تشریف لائے تھے۔ اس خرابی کا علت العلل شیطان ہے سو اس کا ہمیشہ کے لئے سر کچل دینا مرزا صاحب کی زندگی کے پروگرام میں فرض مقدم تھا۔

نوٹ شیطان کو سانپ قرار دے کر اس کا سر کچلنا استعارہ ہے اس سے مراد ہے شیطان کو ہمیشہ کے لئے فنا یا مغلوب کر دینا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اس کلام کی مزید توضیح اپنی کتاب "چشمہ مسیحی" کے دیباچہ میں یوں کی ہے:۔

"اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلے (احمدیہ) کو فتح ہوگی۔ روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے۔" (چشمہ مسیحی صد ب)

پس اب مطلع صاف ہے۔ وہ کہ خوردہ احمدی ارکان ہمیں جواب دیں کہ مسلمانوں کی جو حالت مرزا صاحب نے بتائی ہے۔ مرزا صاحب کے آنے سے کچھ اچھی ہوگئی ہے یا اس سے بھی بدتر۔ شیطان (سانپ) کا سر ہمیشہ کے لئے کچلا گیا کیا وہ شرارتیں نہیں کرتا؟

مرزا صاحب نے اپنے بیان میں سلطنت روم کی تکلیفات کا ذکر کیا ہے۔ اس وقت تو تکلیفات نہیں اب تو کچھ بھی نہیں اگر ہے کچھ تو فی روپیہ چار آنے سے بھی کم۔

شیطان کا سر تو ایسا سلامت ہے کہ چاروں طرف کفر اور فسق و فجور کا زور ہے۔

یہاں تک کہ قادیانی اگر یوم التبلیغ مناتے ہیں تو مخالف ان کی پوری گت بناتے ہیں (بزعم مرزا) یہ سب شیطان کی حرکتیں ہیں پھر وہ مرا کیسے۔

احمدی دوستو! اللہ تعالےٰ سے ڈر کر میدان محشر کا خوف دل میں لا کر سوچئے کہ اس مسیح موعود نے مسلمانوں کی اس بدحالی کی (جسے وہ خود بھی بدحالی کہتے ہیں) کیا اصلاح کی؟

ہم بطور مثال تمہیں ایک دو مقام کی زیارت کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اپنی زندگی میں ان کو ضرور دیکھو اور کہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو کچھ فائدہ پہنچایا؟ وہ مقام ملتان میں بہاء الحق کا مزار اور اجمیر میں حضرت چشتی کا مزار ہے۔

واللہ ان اور ان جیسے اور مزارات میں جا کر کلمہ گو مسلمانوں کا حال بغور دیکھو تو تم بھی ہماری طرح یہی کہو ؎

رسول قادیانی کی رسالت ؛ جہالت ہے بطالت سفاہت

لاہوری علماء کرام کو نوٹس

چند دنوں سے لاہور میں قادیانیوں کی تردید میں جلسے ہوتے تھے، جن میں قادیانی مذہب کے بانی مبانی مرزا صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں کے اقوال و افعال بیان کئے جاتے تھے اسی اثنا میں ہم نے سنا کہ مولانا احمد علی لاہوری پر اینٹ پتھر مارے گئے۔ پھر یہ خبر ملی کہ جلسہ اسلامیہ کی منادی کرنے والے والنٹیر کو پیٹا گیا۔ آخر کار یہ خبر آئی کہ مندرجہ ذیل علما، کو حکومت کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ ۸ مارچ کو حاضر عدالت ہو کر وجہ بتاؤ کہ زیر دفعہ (۱۰۷) تم لوگوں سے نیک چلنی کی ضمانت کیوں نہ لی جائے۔ مولوی احمد علی۔ مولوی ظفر علی۔ مولوی عبد الحنان۔ مولوی غلام مرشد مولوی حبیب اللہ صاحب۔ مولوی محمد بخش مسلم۔ مولوی لال حسین اختر۔

ہم اس مقدمہ کے انجام کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ اس قسم کے معاملات میں الفاظ (اگر قانونی حد سے باہر ثابت ہوں) سنا کر تنبیہ کر دینی کافی ہے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ ملک میں جوش پیدا نہ ہو۔ اور قادیانیوں کی زندگی تلخی میں نہ آجائے آئندہ ؎ رموز مملکت خویش خسروان دانند